فیس بک کے قبائح(شرعی ممنوعات)اور اس کے استعمال کے شرعی آداب

Religious taboos of Facebook and religious manners of its use

Jamal Ahmad
Ph.D Scolar, Department of Islamic Studies, AWKU Mardan:
jamalahmad440@gmail.com

Muhammad Bilal
Ph.D Scolar, Department of Islamic Studies, AWKU Mardan:
Muftibilaltaaj@gmail.com

Asfandyar Khan
Ph.D Scolar, Department of Islamic Studies, AWKU Mardan:
asfandyarkhan90@gmail.com

Abstract:
There are many kinds of media in the world e.g print media, electronic media and social media. Today the most viral and important media is social media such as Facebook, Skype, Whatsapp, Instagram, Linkedin, Youtube etc. Facebook is the most popular site of social media, which is known as "THE SUPER MARKET OF INTERNET" where every thing is possible like all kinds of videos, news, idea, picture, channel, blog and entertainment. Mark Zuckerberg is the founder of this site. As we know Facebook has advantages and disadvantages too. But its advantages are less than its disadvantages. Perhaps this is why it is banned in China, North Korea and Iran. Face book is a hungry wolf that is nurtured by time. It is rich in pornography. Religious manners of the use of Facebook are: avoid watching licentious pictures, conversation with non-mahram, music and all other misuses. The people who cannot save themselves from non-shariah affairs on Facebook are not permitted to be members of the website.
Keywords: *Media, Facebook, Religious manners, Website.*

سائنسدانوں کی ہر ایجاد و اختراع در حقیقت اللہ تعالی کی طرف سے ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی ہی ان کے ذہن میں مطلوبہ چیز کا نقشہ ڈالتا ہے۔ علامہ شمس الحق افغانیؒ[1] نے اس کو "وحی ایجادی" کا نام دیا ہے[2]۔ فیس بک بھی "وحی ایجادی" ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

"وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ[3] "

"اللہ تعالیٰ وہ چیزیں پیدا فرماتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے۔"

یہ آیت مبارکہ عام ہے اور اس کے عموم میں وہ تمام چیزیں داخل ہیں جو قرآن کے نزول کے وقت دنیا میں موجود نہ تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعد میں پیدا فرمائیں۔

فیس بک سوشل میڈیا کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کے سٹوڈنٹ مارک زکر برگ[4] یہودی (پیدائش:1984ء) نے 4 فروری 2004ء میں اس کی بنیاد رکھی۔ ابتداء میں اس کا استعمال صرف یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس تک محدود تھا۔ پھر رفتہ رفتہ اس کو وسعت دی گئی یہاں تک کہ 2006ء کے آخر تک اس کو پوری دنیا تک پھیلا دیا گیا۔

موجودہ دور میں ہر خاص و عام فیس بک کے نام سے واقف ہے۔ سوشل میڈیا میں فیس بک صفِ اول کا درجہ رکھتا ہے بلکہ یہ انٹرنیٹ کی سپر مارکیٹ کہلانے کا مستحق ہے جہاں ہر خبر، ویڈیو، تصویر، آئیڈیا اور تفریح مل جاتی ہے۔

---

[1] علامہ شمس الحق افغانیؒ بن غلام حیدر بن خان عالم (7 رمضان 1318ھ -- 7 ذی القعدہ 1403ھ)، مقام پیدائش و مدفن: ترنگزئی، چارسدہ، 1913ء میں پرائمری تعلیم مکمل کی، 1939ھ کو دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے، 1939ء تا 1956ء قلات کے وزیر معارف مقرر ہوئے، اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں، آپ کئی مفید کتابوں کے مصنف ہیں۔ [سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا اسلامی نظام معیشت سے موازنہ، علامہ شمس الحق افغانی، پیش لفظ از مولانا علی اصغر عباسی، ص:12، مکتبۃ الحسن گوجر سنگھ لاہور، طبع سوم، بدون تاریخ]

[2] افغانی، علامہ شمس الحق، علوم القرآن، فصل چہارم، وحی اور نزول قرآن کی حقیقت، ص:97، المیزان، لاہور، پاکستان، 2010ء

[3] قرآن کریم، سورۃ النحل 16/8

[4] مارک ایلیوٹ زکر برگ 14 مئی 1984ء کو وائٹ پلینز نیویارک ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پیدا ہوا۔ وہ ایک یہودی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور کمپیوٹر پروگرامر اور انٹرنیٹ کاروباری شخص ہے۔ وہ فیس بک کا شریک بانی اور فی الحال اس کے چیئرمین اور چیف ایگزیکٹو آفیسر ہے۔ [www.jewishvirtuallibrary.org/mark-zuckerberg]

2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق سب سے زیادہ فیس بک استعمال کرنے والے ممالک میں پاکستان اٹھائیسویں نمبر پر تھا۔ اور حالیہ ایک سروے میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں تقریباً ایک کروڑ سے زیادہ افراد اس سے منسلک ہیں[5]۔

ہر ایجاد کے مقاصد کچھ بھی ہوں لیکن اس کی افادیت کا دار و مدار اس کے استعمال پر ہوتا ہے درست اور مثبت استعمال سے فوائد اور غلط استعمال سے نقصانات ہوتے ہیں۔ فیس بک کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ اس کے غلط استعمال سے آئے روز نقصانات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ چین، شمالی کوریا، ایران وغیرہ جیسے ترقی یافتہ ممالک میں اس پر پابندی عائد ہے[6]۔ چنانچہ درج ذیل صفحات میں اولاً اس کے نقصانات و قبائح کا جائزہ لیا جائے گا اور ثانیاً اس کے استعمال کے لئے شرعی آداب کو ذکر کیا جائے گا۔

1.0 فیس بک کے قبائح (شرعی ممنوعات):

فیس بک ایک طرف ہمیں بہت سے فوائد دیتا ہے، مثلاً: رشتہ داروں اور دوستوں سے رابطے میں رکھتا ہے۔ اہم واقعات اور خبروں سے آگاہ رکھتا ہے۔ علمی، فنی اور تفریحی مشاغل مہیا کرتا ہے۔ دینی مسائل سیکھنے کے لئے مستند صفحات (Pages) اور گروپس (Groups) ہیں۔ مضامین لکھنے، نایاب کتب حاصل کرنے اور افادہ و استفادہ کی سہولت دیتا ہے۔ تو دوسری طرف اس میں بہت سے قبائح بھی ہیں جن کی وجہ سے ہم دین اور دنیا کے نقصانات سے دوچار ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1.1 وقت کا ضیاع:

فیس بک کے نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ قیمتی اوقات کو ضائع کرتا ہے۔ فیس بک کی مثال بھوکے شیر جیسی ہے جس کی غذا اور خوراک وقت ہے۔ اور یہ وقت کو اس طرح کھا کر برباد کر دیتا ہے کہ انسان کو پتہ ہی نہیں چلتا اور جب وہ فیس بک کی خیالی اور مجازی دنیا سے نکلتا ہے تو اس کی زندگی کے قیمتی پانچ چھے گھنٹے ضائع ہو چکے ہوتے ہیں۔ بلکہ آج کی نئی نسل نے تو خود کو فیس بک کے لئے وقف کر دیا ہے کوئی پوسٹ دیتا ہے تو کوئی لائک اور کمنٹ کے پیچھے لگا ہے اور اسی چکر میں بے شمار قیمتی اوقات ضائع ہو رہے ہیں۔ ایسے نوجوان بھی ہیں جو

---

[5] www.urduweb.org
[6] http://en.m.wikipedia.org

پوری رات فیس بک دیکھتے دیکھتے جاگتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن کو وہ اپنی گھریلو، کاروباری، سماجی اور ملازمت کی ذمہ داریوں کو اچھی طرح انجام دینے سے عاجز ہوتے ہیں۔

سماجی مواصلات کے مختلف ذرائع کو براؤز کرنے کے لئے مختلف جدید آلات استعمال کیے جاتے ہیں جن میں ایک سمارٹ فون بھی ہے جو انسان سے بہت زیادہ وقت سلب کرلیتا ہے حتی کہ بعض افراد تو اس کے استعمال میں افراط کی حد تک پہنچ جاتے ہیں کہ مساجد میں بلکہ عین نماز کے اوقات میں فیس بک استعمال کرتے ہیں۔ بعض حجاج، معتمرین اور زائرینِ حرمین شریفین ایسے بھی ہیں جو حرمین شریفین میں بیٹھ کر سمارٹ فون کے ذریعے انٹرنیٹ اور فیس بک میں مصروف رہ کر مبارک مقامات میں قیمتی اوقات کو برباد کرتے ہیں۔

انسان کو اپنی قیمتی، مختصر اور قلیل المدۃ زندگی فیس بک پر ضائع کرنے کے بجائے کسی نفع مند دینی یا دنیوی کام میں صرف کرنا چاہئے۔ کیونکہ فارغ وقت ایک نعمت ہے اور اس نعمت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالفَرَاغُ [7]"

"دو نعمتیں ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں: صحت اور فرصت۔"

فیس بک پر جتنا وقت اور توانائی آج کل کے نوجوان خرچ کر رہے ہیں اس کا کوئی معقول فائدہ ہے اگر فیس بک سے لاگ آؤٹ ہونے کے بعد وہ اس صرف شدہ وقت کا محاسبہ کریں تو عمر عزیز کے قیمتی لمحات کو کھونے کے علاوہ کچھ پایا ہوا نظر نہیں آئے گا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو مد نظر رکھنا چاہئے:

"لاَ تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلاَهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ[8]"

"ابن آدم کا قدم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس سے اس وقت تک ہل نہ سکے گا جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے: عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اس کو ختم کیا، اور جوانی کے بارے میں کہ

---

[7] امام بخاری، أبو عبد اللہ، محمد بن إسماعیل جعفی (م:256ھ)، صحیح البخاری، کتاب الرقاق [81]، باب ماجاء في الصِّحَّةِ والفَراغ [1]، 8/88، حدیث [6412]، تحقیق: محمد زہیر بن ناصر، دار طوق النجاۃ، طبع أول، 1422ھ

[8] امام ترمذی، أبو عیسی، محمد بن عیسی بن سَوْرة بن موسی بن الضحاك، (م:279ھ)، سنن الترمذی، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابٌ فِي الْقِيَامَةِ [1]، 4/190، حدیث [2417]، تحقیق: بشار عواد معروف، دار الغرب الإسلامی، بیروت، 1998ء

کس چیز میں اس کو بوسیدہ کیا، اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے حاصل کیا اور کس چیز میں خرچ کیا، اور اپنے علم پر کیا عمل کیا۔"

وقت کو اس طرح برباد کرنے، اور عمر کو ضائع کرنے سے بچنا لازم ہے اور فرصت، صحت، حیات اور جوانی کو غنیمت سمجھ کر مفید کاموں میں لگانا چاہئے، اس سلسلے میں نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

" اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاءَكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ[9]"

"پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، امیری کو غریبی سے پہلے، فراغت و فرصت کو مشغولیت سے پہلے، اور زندگی کو موت سے پہلے۔"

1.2 فحش مواد اور بے حجابی:

فیس بک پر فحاشی کی جو بھرمار ہے اس کا احساس ان لوگوں کو خوب ہوگا جو اس کو انتہائی کثرت سے مسلسل استعمال کرتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی عریاں اور گندی تصاویر، ویڈیوز، اور فحاشی پر مشتمل اشتہارات آپ کے سامنے آتے رہیں گے۔ مرد وزن کے مخصوص تعلقات کو تصاویر، ویڈیوز، اور تحاریر کی شکل میں معاشرے کے اندر عام کیا جارہا ہے۔ بلکہ آج کل نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں یہ فحاشی پیدا ہو چکی ہے کہ وہ برہنہ ہو کر براہ راست (Live) سامنے آکر بے ہودہ حرکتیں کرتے ہیں جس سے کم عمر بچے اور نوجوان طبقہ بے راہ روی کا شکار ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے معاشرے میں فحاشی پھیلانا سنگین جرم ہے جس کی سزا بزبانِ قرآن عذابِ الیم ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[10]"

---

[9] حاكم نيسابوری، أبو عبد الله ، ابن البيع، محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه(م:405ھ)، المستدرك على الصحيحين، كِتَابُ الرِّقَاقِ، 341/4 ، حديث [7846]، تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، دار الكتب العلمية، بيروت ،طبع أول، 1411 ھ- 1990ء

[10] قرآن کریم، سورۃ النور 24/19

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں فحاشی پھیلے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

فیس بک کے ذریعے لڑکوں اور لڑکیوں میں تعلقات بن کر عصمت فروشی پروان چڑھ رہی ہے۔ یہی فحاشی اور عصمت فروشی مسلمانوں کے معاشرے کے لئے عظیم خطرہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ[11]"

"میں نے اپنے بعد عورتوں سے زیادہ خطرناک فتنہ مردوں کے لئے نہیں چھوڑا۔"

امریکی محکمہ انصاف نے ایک تحقیق میں کہا ہے کہ عصمت فروشی اور فحاشی بہت ہی مقبول تجارت ہے جس کا سرمایہ آٹھ ارب ڈالر تک پہنچتا ہے اور اس کے منظم جرائم کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ فحاشی اور بے حیائی کا یہ کاروبار کئی طریقوں ہوتا ہے مثلاً فحش کتابیں، رسائل، ویڈیوز، تصاویر، فحش سیٹلائٹ چینلز اور انٹرنیٹ وغیرہ۔ ایف بی آئی کے مطابق منشیات اور جوئے کے بعد جرائم کے لئے آمدنی کا تیسرا بڑا ذریعہ عصمت فروشی ہے[12]۔

سوشل میڈیا کی وجہ سے جنسی ویب سائٹس تک رسائی آسان ہو چکی ہے جنھیں دیکھ کر نئی نسل اخلاقی اور جنسی بے راہ روی کا شکار ہو رہی ہے۔ کچھ نوجوان پروفائل پر فحش اور بے پردہ تصاویر لگا کر بے حیائی پھیلا رہے ہیں جس سے دیندار اور باپردہ خواتین کی عزت نفس مجروح ہو کر انھیں دِقّت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

1.3 جھوٹ، افواہوں اور پروپیگنڈوں کی کثرت:

فیس بک جھوٹ پھیلانے کا ایک اہم اور آسان آلہ بن چکا ہے۔ اس کے ذریعے کثرت سے جھوٹ اور افواہیں پھیلائی جاتی ہیں۔ حالانکہ پروپیگنڈے اور افواہ معاشرے کے لئے سب سے زیادہ مہلک اور تباہ کن

---

[11] امام مسلم بن الحجاج، أبو الحسن قشيری نيسابوری(م:261ھ)، صحيح مسلم، بَابُ اكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ وَبَيَانِ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَاءِ،2097/4 ، حديث [2740]، تحقيق:محمد فؤاد عبد الباقی، دار إحياء التراث العربی، بيروت، بدون تاريخ

[12] http://mobile.sabq.org

ہتھیار ہیں۔ پروپیگنڈوں اور افواہوں کی وجہ سے بہت سے معصوم لوگوں کی زندگیاں تباہ ہوئیں، کئی گھر برباد ہوئے اور بہت سے تعلقات کی خرابی کا سبب بنیں، جس کی خبریں آئے روز اخبارات کی زینت بنتی ہیں۔

حال ہی میں کئی بڑی اور عظیم شخصیات کی بیماری اور بعد ازاں ان کی وفات کی جھوٹی خبریں فیس بک پر عام تھیں حالانکہ وہ حضرات تندرست اور بقید حیات ہیں۔

اس طرح کی ایک افواہ 19 جون 2017ء کو فیس بک پر اڑائی گئی جس میں مساجد اور معتکفین کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی کہ مسجد میں دورانِ اعتکاف معتکفین سکرین پر کرکٹ میچ دیکھ رہے ہیں، لیکن بیدار مغز مسلمانوں نے اس فیک تصویر کے ساتھ اصل تصویر دکھائی اور بر وقت اس کی حقیقت واضح کر دی۔ اس سے اندازہ لگائیں کہ سوشل میڈیا کس قدر جھوٹ سے بھرا ہوا ہے۔

لہٰذا جب افواہیں سوشل میڈیا پر پھیل جائیں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ان سے بچے رہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبروں کی توثیق و تحقیق کا حکم فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ[13]"

"اَے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو، اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔"

بلا تحقیق کسی بھی بات کو آگے پھیلانا نہیں چاہئے، سنی سنائی بات آگے بیان کرنا جھوٹا ہونے کی نشانی ہے، اس بارے میں ارشادِ نبوی ہے:

"كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِباً أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ[14]"

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔"

1.4 لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولنا:

---

[13] قرآن کریم، سورۃ الحجرات 49/6

[14] ابن أبی شیبة، أبو بكر ، عبد الله بن محمد بن إبراهيم(م:235ھ)، مصنف ابن ابي شيبة، باب مَنْ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ،237/5 ، حديث [25617]، تحقيق: كمال يوسف الحوت،مكتبة الرشد، رياض، طبع أول، 1409ھ

فیس بک تفریح طبع کا آلہ بھی ہے جس پر لوگ تفریح کرتے اور دل بہلاتے اور خوش طبعی کرتے ہیں۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض مرتبہ لوگوں کی خوشی اور ہنسانے کی خاطر جھوٹ بھی بولا جاتا ہے، حالانکہ اس مقصد کے لئے جھوٹ بولنے پر حدیث شریف میں سخت وعید آئی ہے، ارشادِ نبوی ہے:

"وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ[15]"

"ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو لوگوں کو ہنسانے کے لئے جھوٹ بولے اس کے لئے ہلاکت ہے، اس کے لئے ہلاکت ہے۔"

گپ شپ میں جھوٹ سے اجتناب کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

" أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحًا[16] "

"میں اس شخص کے لئے جنت کے بیچ میں گھر کی کفالت لیتا ہوں جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ مذاق ہی میں کیوں نہ ہو۔"

1.5 صحت پر منفی اثرات:

فیس بک کا زیادہ استعمال انسانی صحت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ وقت بے وقت فیس بک کا استعمال ذہنی خلفشار کا سبب بنتا ہے۔ ہر وقت فیس بک پر مشغول رہنے والوں میں غصہ، چڑچڑاپن، دردِ سر اور ذہنی دباؤ زیادہ پایا جاتا ہے۔ سوشل نیٹ ورکس پر مسلسل مصروف رہنا ذہنی انتشار، جسمانی سستی اور ناکامی لاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صحت اور فراغت کی نعمت میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں۔

موبائل فون یا کمپیوٹر سکرین پر تاریکی میں فیس بک کے استعمال سے آرام وراحت اور نیند کی عادات پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نیز سکرین سے خارج ہونے والی شعاعیں آنکھوں پر منفی اثرات ڈالتی ہیں اور بے خوابی کا سبب بنتی ہیں۔ اسی طرح کمپیوٹر یا موبائل فون پر چھوٹے چھوٹے الفاظ کی لکھائی کو مسلسل گھورتے رہنا

---

[15] امام أبو داود ، سليمان بن الأشعث بن إسحاق سجِسْتانی (م:275ھ)، سنن أبی داود، كِتَاب الْأَدَبِ،بَابٌ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ، 297/4، حديث [4990]، تحقيق:محمد محيی الدين عبد الحميد، المكتبة العصرية،صيدا ، بيروت ، بدون تاريخ

[16] بيهقی ،أبو بكر أحمد بن الحسين بن علی بن موسی خراسانی(م:458ھ)،شعب الإيمان،فَصْلٌ فِي الْمِزَاحِ، 193/7، تحقيق:ڈاکٹرعبد العلی عبد الحميد ، مكتبة الرشد،رياض ، طبع أول، 1423ھ،2003ء

اور پیغامات کو پڑھنا آنکھوں کی روشنی کو متاثر کرتا ہے جس کے نتیجے میں آنکھیں خشک ہو جاتی ہیں۔ نیز گردن اور گلے کے درد کا سبب بنتا ہے۔

یونیورسٹی آف کوپن ہیگن ڈنمارک کے سائنسدانوں کی ایک تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ جو افراد فیس بک کا استعمال کم سے کم کرتے ہیں وہ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے زیادہ چست اور صحت مند رہتے ہیں اور جو اس کو زیادہ استعمال کرتے ہیں وہ اپنی زندگی اور صحت سے پریشان اور مایوس رہتے ہیں۔

ڈی پال یونیورسٹی امریکہ کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس مثلاً فیس بک کو ہر وقت چیک کرتے رہنا دماغ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوتا ہے، اور اس سے انسانی دماغ میں توازن بگڑنے کا خطرہ پیدا ہوتا ہے[17]۔

فیس بک پر کچھ پیجز ایسے ہیں جن سے کٹے ہوئے انسانی اعضاء کی تصاویر، تشدد سے بھرپور ویڈیوز اور دل دہلانے والے خوفناک مناظر شیئر کیے جاتے ہیں جس سے ناظرین پر نفسیاتی لحاظ سے خطرناک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

لہٰذا اپنی صحت کا خیال رکھنا چاہئے اور فیس بک یا دیگر سماجی مواصلات کو اتنا زیادہ وقت نہیں دینا چاہئے جس سے صحت خراب ہو جائے اور دیگر اہم امور تعطل کا شکار ہو جائیں، بلکہ صحت کو مرض سے پہلے غنیمت سمجھ کر اسے مفید کاموں میں صرف کرنا چاہئے، اس سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌوَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ[18]"

"صحت مند اور قوی مومن اللہ تعالی کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ بہتر اور محبوب ہے۔"

1.6 کتاب سے دوری اور مطالعہ کی لذت کا فقدان:

فیس بک میں "بُک" موجود تو ہے لیکن حقیقت میں اس نے "بُک" کی اہمیت ہی ختم کر دی ہے۔ نئی نسل کو فیس بک کی ایسی لت پڑ گئی ہے کہ اس نے کتاب پس پشت ڈال دی ہے، اور مطالعہ کی لذت کھو چکی ہے، حالانکہ کتاب بہترین ساتھی ہے، جیسا کہ متنبی کا شعر ہے:

---

[17] www.suchtv.pk

[18] امام ابن ماجة، أبو عبد الله ،محمد بن يزيد قزويني (م: 273ھ)، سنن ابن ماجه ، بَابٌ فِي الْقَدَرِ[10]، 57/1، حديث [79]، تحقيق: شعيب الأرنؤوط ، عادل مرشد ، محمَّد كامل قره بللي ،س عَبد اللّطيف حرز الله، دار الرسالة العالمية، طبع أول، 1430 ھ،2009 ء

"أَعَزُّ مَكَانٍ فِي الدُّنَا سَرجُ سَابِحٍ وَخَيرُ جَلِيسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَاب[19]"

"دنیامیں عزت مند مکان تیز رفتار گھوڑے کازین ہے اور زمانے میں بہترین ہم نشین کتاب ہے۔"

فیس بک نے نوجوان نسل کی صلاحیتوں کو اس طرح مفلوج کر دیا ہے کہ اس جدید ایجاد سے فائدے کی باتیں سیکھنا تو دور کی بات ہے وہ اپنی زندگی کا مقصد بھی بھول گئی ہے۔جب تک فیس بک عام نہیں تھا اس وقت بچے سکول سے لوٹنے کے بعد لکھائی پڑھائی کے کام میں مصروف ہو جاتے اور پھر کھیل کود کر کے صحت مند رہتے۔اور اب سب کچھ چھوڑ کر فیس بک میں مگن ہو جاتے ہیں جس سے ان کی صحت، تعلیم اور رزلٹ تباہ ہو رہا ہے۔

فیس بک نے طلبہ وطالبات کے ہاتھ سے کتاب چھین لی ہے۔وہ اب سمارٹ فون، لیپ ٹاپ یا کمپیوٹر پر انٹرنیٹ، فیس بک اور دیگر سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر وقت گزارتے ہیں حالانکہ یہ چیزیں کتاب کا نعم البدل کبھی بھی نہیں بن سکتیں۔

امتحانات میں نقل کے رجحانات میں اضافے کا ایک سبب فیس بک کا بے تحاشا استعمال ہے کہ طلبہ اس پر مشغول رہتے ہیں اور مناسب تیاری نہیں کر سکتے نتیجتًا نقل کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

1.7 بندوں کی حق تلفی اور رشتوں میں دوریاں:

فیس بک نے سمندر پار بیٹھے لوگوں کو تو قریب کر دیا ہے مگر ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ آج کی نوجوان نسل کے پاس بڑوں اور بزرگوں کے پاس بیٹھنے کے لئے تو وقت نہیں ہے مگر فیس بک استعمال کرنے کے لئسے بہت وقت ہے جس کے سبب قریبی رشتوں میں بھی دوریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

فیس بک استعمال کرنے والے اکثر اس میں اتنی توجہ سے مصروف ہوتے ہیں کہ ان کو اپنے گرد و پیش کی خبر نہیں ہوتی۔والدین، بیوی بچوں، رشتہ داروں اور مہمانوں کے پاس بیٹھ کر فیس بک پر مشغول رہتے ہیں اور ان کی باتوں کا انتہائی بے اعتنائی سے جواب دیتے ہیں۔اوران سے بات چیت کے لئے ان کے پاس وقت نہیں ہوتا

---

[19] متنبی، احمد بن حسین جعفی کندی، ابو الطیب، (م:354ھ)، دیوان المتنبی، قافیة الباء، ص :97، مکتبه حقانیه، ملتان ،پاکستان، بدون تاریخ

یہ ان کی حق تلفی ہے۔ خاص کر بوڑھے والدین کے ساتھ ایسا رویہ رکھنا بڑی بے ادبی ہے۔ ان کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

"فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا[20]"

"انھیں اف بھی نہ کہو اور نہ انھیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو۔"

عام انسانوں کے بارے میں ارشاد ہے:

"وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا[21]"

"اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح (خوش خلقی سے) کہنا۔"

اور مہمانوں کے بارے میں حدیث میں آتا ہے:

"وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ [22]"

"اور جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔"

اس سلسلے میں مزید رہنمائی اس حدیث سے ملتی ہے:

"إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ[23]"

"تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور اسی طرح تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے لہذا ہر صاحب حق کو اس کا حق ادا کرو۔"

1.8 زوجین کے مابین اختلافات، خانگی نظام کی بربادی اور معاشقے:

کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ خاندان، برادری اور معاشرے کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور ان کے درمیان اختلافات کو وسعت دینے میں بھی فیس بک کا باقاعدہ حصہ ہے۔ مختلف تحقیقات کے مطابق امریکی عدالتوں میں رجسٹرڈ طلاقوں میں تقریباً بیس فیصد طلاقیں فیس بک کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ مصر کے سرکاری ادارے "قومی

---

[20] قرآن کریم، سورۃ الاسراء 17/23

[21] قرآن کریم، سورۃ البقرۃ 2/83

[22] بيهقى، أبو بكر أحمد بن الحسين بن على بن موسى خراسانى،(م: 458ھ)، الآداب للبيهقي، بَابٌ فِي إِكْرَامِ الضَّيْفِ، ص :30، حديث [72]، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت ، طبع أول، 1408ھ،1988 ء

[23] سنن الترمذى،أَبْوَابُ الزُّهْدِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،باب[63]،187/4،حديث [2413]

تحقیقی مرکز برائے معاشرتی و سماجی جرائم" کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ طلاق کے ہر پانچ کیسز میں سے ایک کیس کی اہم وجہ فیس بک ہے کیونکہ میاں بیوی میں سے ایک کو معلوم ہوا ہے کہ اس کے ساتھی کو فیس بک کے ذریعے اپنی سابقہ محبت مل گئی ہے اور وہی عشق معاشقے کے تعلقات اب ان کے درمیان دوبارہ قائم ہو گئے ہیں۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی فیس بک کی وجہ سے شادی اور بعد ازاں علیحدگی کی خبریں آئے روز سننے میں آتی ہیں۔ کورٹ میرج کرنے والے لڑکے لڑکیوں میں بیشتر وہ ہیں جن کی فیس بک پر دوستی ہوتی ہے۔ اس وجہ سے طلاق کی شرح بھی بڑھ رہی ہے۔

فیس بک استعمال کرنے والے زوجین ایک دوسرے کو وقت دینے کے بجائے زیادہ تر وقت فیس بک کو دیتے ہیں اس لئے اکثر خواتین کو اپنے شوہروں سے یہ گلہ ہے کہ ان کے شوہروں کے پاس ان کے لئے کوئی وقت نہیں جس کی وجہ سے خانگی مسائل جنم لے رہے ہیں اور ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اپنے شوہروں سے ناراض خواتین نے طلاقیں لینا شروع کر دی ہیں جس سے خانگی نظام بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

غیر محارم سے آزادانہ چیٹنگ، ویڈیو کالنگ سے عشق معاشقے اور گناہگارانہ تعلقات بڑھ رہے ہیں اور معاشرہ بگاڑ و فساد کی طرف تیزی سے گامزن ہے۔

1.9 دھوکہ، فراڈ اور فیک آئی ڈی:

فیس بک کی ایک قباحت یہ بھی ہے اس کو فراڈ اور دھوکہ دہی کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پھر اس مقصد کے لئے فیس بک کا استعمال مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کاروبار کی پبلسٹی کے لئے پیجز ہیں جن سے آن لائن خرید و فروخت میں اضافہ ہوا لیکن مشکل یہ ہے کہ اشتہار پر اچھی چیزیں دکھائی جاتی ہیں جبکہ پارسل میں بھیجی جانے والی چیزیں بدرجہا ناقص، بے کار اور دو نمبر ہوتی ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ[24]"

"جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

[24] سنن ابی داؤد، أَبْوَابُ الْإِجَارَةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغِشِّ، 272/3، حدیث[3452]

فیک آئی ڈیز کے ذریعے بھی دھوکہ دیا جاتا ہے بلکہ اسلام اور ملک خداداد پاکستان کے مخالفین نے مسلمانوں اور پاکستانیوں کی تصاویر چُرا کر فیک آئی ڈیز بناڈالے ہیں۔ پاکستان میں بھی بہت سی جعلی آئی ڈیز بنائی گئی ہیں۔ اور ان سے اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے اور فرقہ وارانہ فسادات برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ افسوس کی بات یہ ہے کہ جو مسلمان ان کی اسلام اور پاکستان دشمنی کو واضح کرکے لوگوں کو ان سے ہوشیار رکھتے ہیں تو یہ فسادی ٹولہ ان کی تصاویر پر انبیاء علیہم السلام کی گستاخی کے الفاظ اور نبوت کے دعوے سے متعلق باتیں لکھ کر جعلی اور ایڈٹ شدہ فتوؤں سے ان کی تائید کرکے مسلمانوں کو غیرت دلا کر ان کے خلاف اکساتے ہیں۔

یوں بھی ہوتا ہے کہ لڑکیاں لڑکوں کے نام سے اور لڑکے لڑکیوں کے نام سے آئی ڈی بناتے ہیں جس میں جھوٹ ، دھوکے اور دوسروں کی عزتوں سے کھیلنے کے علاوہ بھی کئی قباحتیں ہیں، مثلاً دوسروں کو بے وقوف بنانا، ان کے نام کا غلط استعمال، لڑکیوں کا اجنبی لڑکوں سے اور لڑکوں کا اجنبی لڑکیوں سے لطف حاصل کرنا، ان کو بلیک میل کرنا بلکہ بے ہودہ مذاق، طلاق، اغواء، قتل وقتال اور خودکشی جیسے واقعات بھی اس سے رونما ہوئے ہیں۔

فیک ویڈیوز، تصاویر شیئر کرکے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی درخواست کی جاتی ہے حالانکہ مقصد صرف اپنی تجوریاں بھرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح مذہبی رہنماؤں یا عام مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ان کی فیک ویڈیوز اور تصاویر بنائی اور چلائی جاتی ہیں۔ جذباتی اور خوشنما ٹائٹل لگا کر لوگوں کو دھوکہ دے کر غلط ویب سائٹس پر لاکر گمراہ اور بلیک میل کیا جاتا ہے۔

1.10 حق وباطل کی باہم آمیزش اور فضولیات:

فیس بک پر جھوٹ کی وہ یلغار ہے کہ صحیح اور غلط میں تمیز مشکل ہوگئی ہے، حالانکہ ارشاد ربانی ہے:

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ [25]"

"اور سچ میں جھوٹ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ۔"

حدیث کے نام سے جھوٹی اور من گھڑت حکایتیں شیئر کی جاتی ہیں۔ انگریزی، عربی، اردو کی کہاوتیں اور اقوال زرین انبیاء علیہم السلام اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں سے پھیلائے جارہے ہیں۔ بلکہ ایسی احادیث جو محدثین کی تصریحات کے مطابق موضوع اور من گھڑت ہیں وہ دھڑا دھڑ شیئر کی جاتی ہیں۔ اور ان پر لائک اور پسندیدگی

---

[25] قرآن کریم، سورۃ البقرۃ 2/42

کے کمنٹس کی برسات ہوتی ہے۔ اس طرح مذہبی منافرت کو بھی ہوا دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اپنے لئے جہنم میں ٹھکانہ بھی بنایا جاتا ہے کیونکہ خاتم الانبیاء ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ[26]"

"جس نے مجھ پر جان کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔"

انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی پر مشتمل سائٹس موجود ہیں جن میں ان مقدس ہستیوں کے کارٹون وغیرہ کے مقابلے کرا کے ان کی توہین اور بے حرمتی کے لئے ماحول بنایا جارہا ہے جس سے مذہبی منافرت میں اضافے کے ساتھ ساتھ امن عامہ کو بھی خطرات لاحق ہورہے ہیں۔

دورِ حاضر میں مسلمان علمی، عملی، اعتقادی اور اخلاقی لحاظ سے اس قدر انحطاط اور گراوٹ کا شکار ہے کہ جو جس طرح چاہے اس کے دین و ایمان سے کھلواڑ کرے اسے کوئی احساس اور پرواہ نہیں ہوتی۔ بچپن میں ہم دیکھتے تھے کہ لوگ ایک کاغذ کی فوٹو کاپیاں تقسیم کرتے تھے جس پر مکہ مکرمہ کے کسی شخص کا قصہ لکھا ہوتا جس نے اس کاغذ کی فوٹو کاپیاں کرواکے تقسیم کیں اور اللہ تعالی نے اسے بہت سامال دے دیا، جبکہ دوسرے شخص نے ایسا نہ کیا تو چند دن میں اس کا سارا خاندان مر کر ختم ہو گیا۔ تو لوگ اس کی حقیقت کا کھوج لگائے بغیر مال کی لالچ اور موت کے ڈر سے فوٹو کاپیاں تقسیم کرتے تھے۔ اب یہی صورتحال فیس بک پر ہے جس کا دل چاہتا ہے اپنی طرف سے کوئی چیز اپ لوڈ کر دیتا ہے اور ساتھ لکھ دیتا ہے "مسلمان زیادہ سے زیادہ شیئر کرے گا"، "اگر آپ مسلمان ہیں تو شیطان آپ کو شیئر کرنے سے نہیں روکے گا"، "جو شیئر نہیں کرے گا وہ کافروں کا یار ہو گا"، "کوئی بھگوان کا ساتھی ہو گا جو شیئر نہیں کرے گا" وغیرہ۔ بلکہ حد تو یہ ہے کہ ایک شخص نے فیس بک پر تصویر لگائی اور ساتھ لکھ دیا کہ تصویر پر کلک کریں یہ صرف ان لوگوں سے اوپن(Open) ہو گی جو مومن ہوں منافق سے نہیں۔ گویا اب مسلمان، منافق یا کافر ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ فیس بک کے شیئرز اور کلک سے ہو گا۔ اس طرح کے فضول اور لایعنی کام فیس بک پر عام ہیں۔ یہ مسلمان کی شان نہیں بلکہ مسلمان کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

---

[26] دارمی، أبو محمد، عبد الله بن عبد الرحمن سمرقندی(م: 255ھ)، مسند الدارمي = سنن الدارمي،كتاب العلم،بَابُ اتِّقَاءِ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ،303/1، حدیث[237]، تحقیق:حسين سليم أسد داراني، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، طبع أول، 1412ھ،2000ء

"وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ[27]"

"جو بیہودہ (فضول) باتوں سے کنارہ کرتے ہیں۔"

مسلمان اور مومن کامل کا شیوہ یہ ہے کہ وہ ان فضول کاموں کو چھوڑ دے اور ان کے قریب بھی نہ جائے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مِنْ حُسْنِ إِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ[28]"

"آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔"

1.11 سیاسی اختلافات، فرقہ واریت اور گالم گلوچ:

فیس بک استعمال کرنے والے مخصوص سیاسی سوچ کے حامل افراد اپنی پارٹی اور اپنے لیڈر کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں۔ اور اپنے لیڈر کو نیک خو، پارسا، مخلص اور محب وطن ثابت کرنے اور دوسرے لیڈروں کو غلط ثابت کرنے اور نیچا دکھانے کے لئے تمام حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ پروپیگنڈوں، الزامات، بہتان تراشی، بے عزتی اور گالیوں سے مخالفین کو خاموش کرانے کی روایت عام ہوتی جارہی ہے۔ آپ کسی سیاسی پارٹی کے رکن کی آئی ڈی چیک کرلیں، اس کے پوسٹ اور کمنٹس دیکھ لیں اس میں سوائے غیبت، فحش گالیوں، الزامات، جھوٹ اور لڑائی جھگڑوں کے کچھ نہ ملے گا۔ پوسٹ اور کمنٹ میں ایک دوسرے کے گریبان پھاڑے جاتے ہیں۔ اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ اور نازیبا زبان ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی عادت اس قدر فروغ پارہی ہے کہ الامان والحفیظ۔ حالانکہ بطور مسلمان ہمیں قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کسی سے دشمنی بھی کرنی پڑے تو انصاف سے ہٹنا نہیں چاہئے، ارشاد ربانی ہے:

"وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى[29]"

"اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو انصاف کرو یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے۔"

---

[27] قرآن کریم، سورۃ المؤمنون 23/3

[28] بغوی، محیی السنة، أبومحمدالحسین بن مسعودبن محمدبن الفراء شافعی(م:516ھ)، شرح السنة، بابُ تَرْكِ الإِنْسَانِ مَالَايَعْنِيهِ، 321/14، حدیث[4133]، تحقیق:شعیب الأرنؤوط، محمد زہیر الشاویش، المکتب الإسلامي، دمشق، طبع دوم ، 1403ھ، 1983ء

[29] قرآن کریم، سورۃ المائدۃ 5/8

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ[30]"

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ و جدال کرنا کفر ہے۔"

اسی طرح فیس بک کے یوزر (User) کو ہر قسم کی آزادی ہوتی ہے۔ وہ جس طرح کی بھی تصاویر، ویڈیوز اپلوڈ کرے یا جیسی بھی زبان استعمال کرے اسے اجازت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس بے ہودہ آزادی سے جس طرح سیاسی اختلافات بڑھ رہے ہیں اسی طرح مسلکی اعتبار سے بھی نفرت و کدورت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر شخص نفرت انگیز خیالات آزادی سے پھیلا رہا ہے۔ یہی آزادی فرقہ وارانہ تعصب میں بنیادی کردار ادا کر رہی ہے۔

1.12 دولت کا ضیاع:

آج کل نوجوانوں کو فیس بک کا نشہ اس طرح لگ چکا ہے کہ اگر ان سے نماز کی رکعات کی تعداد پوچھی جائے تو شاید بتا نہ سکیں، لیکن اگر فیس بک کے پیکجز کا پوچھا جائے تو بیک جنبشِ زبان پوری تفصیل آپ کے سامنے رکھ دیں گے۔ اتنے مہنگے پیکجز سے فضول پوسٹ شئیر کر کے اپنی دولت کو برباد کر رہے ہیں اور جن لوگوں کا نفقہ ان پر لازم ہے اس سے جی چرا رہے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ دولت کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا کہ کہاں سے کمائی اور کہاں خرچ کی۔

1.13 شئیرز، کمنٹس اور لائکس بڑھانے کا شوق:

کچھ لوگوں میں یہ شوق پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے پوسٹ پر زیادہ سے زیادہ شئیرز، کمنٹس اور لائکس جمع کرنا چاہتے ہیں، اگر کوئی ان کے پوسٹ کو لائک نہ کرے یا کمنٹ نہ دے تو شکایت بھی کی جاتی ہے کہ میرے فرینڈ لسٹ میں اتنے افراد ہیں لیکن گنتی کے چند افراد ہی لائک اور کمنٹ دیتے ہیں۔

اس شوق کے حامل افراد دو قسم پر ہیں: ایک قسم وہ جو کسی مالی فائدے کے حصول کے بغیر یہ شوق رکھتے ہیں۔ صرف لوگوں کی تحسین، واہ واہ اور آفرین کے لئے ترستے ہیں۔ جب کہ دوسری قسم وہ ہے جو مالی فوائد کے حصول کے لئے فرینڈز سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان کے پوسٹ کو لائک کریں، کمنٹ دیں یا آگے شیئر کریں۔ کیونکہ فیس بک پر یہ کاروبار عروج پر ہے کہ لائک، کمنٹ اور شیئر سے پیسے کمائے جاتے ہیں۔ اور عوام

---

[30] صحيح البخاری، كتاب الايمان[2]، باب خَوْفِ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ[35]، 19/1، حديث[48]

پیسے کمانے کی خاطر پاگل ہو رہے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ شرعًا یہ کاروبار جائز ہے یا ناجائز؟ لیکن غریب عوام اس طرح دولت مند بننے کی چکر میں خوار ہوتے جارہے ہیں اور اپنا پیسہ اور وقت ضائع کر رہے ہیں۔

1.14 موسیقی کی کثرت:

فیس بک کی آڈیو اور ویڈیو کلپس، اشتہارات وغیرہ میں میوزک کی آمیزش بکثرت موجود ہے۔ کسی آڈیو، ویڈیو کو چلائیں تو بیک گراونڈ میں گانے بجانے کی آواز آرہی ہوگی۔ اور اب تو حالت یہ ہے کہ تلاوت اور نعت کے ساتھ بھی موسیقی کے آلات بجائے جاتے ہیں۔ نعوذ بالله من ذلك

1.15 تخریب عقائد:

فیس بک پر ہر قسم کی آزادی ہے جس کی وجہ سے ہزاروں ایسے صفحات (Pages) ہیں جو متفقہ اسلامی عقائد میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔ قادیانیوں، منکرین حدیث، جھوٹے داعیان نبوت اور دیگر شیطان کے پجاریوں کی اپنی اپنی سائٹس ہیں جو خود کو پکے مسلمان ظاہر کر کے غلط عقائد پھیلا رہے ہیں۔ اور مسلمان نسل عقائد سے اتنی آگاہ نہیں کہ ان کے دھوکے و فریب سے بچ سکے۔ اس وجہ سے بعض مسلمان ان کے بچھائے ہوئے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

خلاصۂ بحث:

سچ یہ ہے کہ اگر کسی چیز میں تھوڑا سا فائدہ ہو تو یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ اب کامل طور پر جائز ہے۔ کیونکہ ہر فرد کے بارے میں یہ خوف ہمیشہ موجود رہے گا کہ وہ اس چیز کے تھوڑے سے فائدے کے حصول میں اس کے نقصانِ کثیر میں گرفتار ہو جائے۔ بالخصوص جبکہ شیطان انسان کو ہر وقت فتنوں اور غیر شرعی امور کی طرف کھینچتا رہتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ[31]"

"انسان کے اندر شیطان خون کی طرح چلتا ہے۔"

جہاں تک فیس بک کے بارے میں تحقیق کی گئی ہے تو معلوم ہوا ہے کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد کی بنسبت بہت زیادہ ہیں۔

---

[31] صحيح البخاری، كتاب الاعتكاف[33]، بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ[11]، 50/3، حديث[2038]

یہ تو فیس بک کی بڑی بڑی قباحتیں ہیں۔اگر آپ اس پر سوچیں گے تو اور بھی کئی قباحتیں سامنے آجائیں گی۔مثلاً یہ بات تو حد یقین تک پہنچ گئی ہے کہ فیس بک کے ذریعے دشمن طاقتیں اپنے لئے جاسوس ڈھونڈتے ہیں لیکن طوالت سے بچنے کے لئے ان ہی پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔اور اب موضوع کے دوسرے حصے کی طرف آتے ہیں۔

2.0 فیس بک کے استعمال کے شرعی آداب:

مذکورہ بالا قبائح کو دیکھ کر بہتر تو یہی ہے کہ فیس بک کو استعمال ہی نہ کیا جائے۔لیکن اگر اس کو استعمال کرنے کی دینی یا دنیوی ضرورت ہو تو درج بالا نقائص سے اجتناب کرتے ہوئے اور درج ذیل آداب کی رعایت کرتے ہوئے اس کا استعمال جائز ہو گا[32]۔

2.1 ممنوع تصاویر سے اجتناب:

ممنوع اور حرام تصاویر کھینچوانے سے پرہیز کیا جائے۔چاہے ساکن تصویر ہو یا متحرک (ویڈیو)۔اس لئے مصوّرین کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"إنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يومَ القيامةِ المصورونَ[33]"

"قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑھ کر عذاب تصویر بنانے والوں پر ہو گا۔"

اور ان تصاویر کو دیکھنے سے اپنی نظروں کی حفاظت کی جائے اس لئے کہ ہر حرام چیز کو دیکھنے سے نظر کی حفاظت کرنی چاہئے۔جس کو دیکھنا حلال نہیں اسے نہ دیکھیں، قرآن میں آیا ہے:

"قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ[34] "

"(اے نبی!) ایمانداروں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں۔"

---

[32] و في الشامية تحت(قَوْلُهُ فَبَعْدَ الْعَصْرِ إلَخْ) أَقُولُ: وَهَذَا يُفِيدُ أَنَّ آلَةَ اللَّهْوِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً لِعَيْنِهَا، بَلْ لِقَصْدِ اللَّهْوِ مِنْهَا إمَّا مِنْ سَامِعِهَا أَوْ مِنْ الْمُشْتَغِلِ بِهَا وَبِهِ تُشْعِرُ الْإِضَافَةُ أَلَا تَرَى أَنَّ ضَرْبَ تِلْكَ الْآلَةِ بِعَيْنِهَا حَلَّ تَارَةً وَحَرُمَ أُخْرَى بِاخْتِلَافِ النِّيَّةِ بِسَمَاعِهَا وَالْأُمُورُ بِمَقَاصِدِهَا۔[ابن عابدين، محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الدمشقي الحنفي (المتوفى: 1252ھ)،رد المحتار على الدر المختار،كتاب الحظر و الاباحة،350/6،دارالفكر،بيروت،الطبعةالثانية، 1412ھ، 1992م]

[33] صحيح البخاری،كتاب اللباس[77]،بَابُ عَذَابِ المُصَوِّرِينَ يَوْمَ القِيَامَةِ[89]، 167/7، حديث [5950]

[34] قرآن كريم، سورة النور 30/24

آئی ڈی کے پرو فائل پکچر (Profile Picture) اور پروفائل کور فوٹو (Cover Photo) پر ممنوع تصویر نہ لگائیں[35]۔ اگر اپنی شناخت کرانی مقصود ہو تو اس کے لئے کسی متفق علیہ جائز طریقے کو اختیار کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"تَدَعُ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ[36]"

"ایسی چیز کو چھوڑ دو جو تمہیں شک میں ڈالتی ہو اور وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے، اگرچہ تمہیں مفتی (جواز کا) فتویٰ ہی کیوں نہ دیں۔"

2.2 نامحرم سے گفتگو سے اجتناب:

غیر محرم سے چیٹنگ کرنا یا ان کو فرینڈ ریکویسٹ بھیجنا اور ایکسیپٹ کرنا سب سے اجتناب کرنا لازم ہے اگر غیر محرم ان باکس میں بات کرے یا سلام بھیجے تو اس کا رپلائی نہ کریں بلکہ دل میں جواب دینا چاہئے کیونکہ اس سے دل میں الفت اور پسندیدگی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس کو عرف میں "محبت" کہا جاتا ہے جس سے گناہوں کی طرف رجحان میں اضافہ ہوتا ہے۔ علامہ ابن عابدینؒ لکھتے ہیں:

"وَكُلُّ مَا أَدَّى إِلَى مَا لَا يَجُوزُ لَا يَجُوزُ[37]"

"جو چیز ناجائز کام تک پہنچائے تو وہ بذات خود بھی جائز نہیں۔"

---

[35] قال أصحابنا و غيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم و هو من الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور فى الأحاديث وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى و سواء ما كان فى ثوب أو بساط أو درهم أو دينار أو فلس أو اناء أو حائط أو غيرها ---و لافرق في هذا كله بين ماله ظل و ما لاظل له هذا تلخيص مذهبنا فى المسألة و بمعناه قال جماهير العلماء من الصحابة و التابعين و من بعدهم وهو مذهب الثوري و مالک و أبي حنيفة و غيرهم وقال بعض السلف انما ينهى عما كان له ظل ولا باس بالصور التي ليس لها ظل و هذا مذهب باطل[نووي،محي الدين،ابوزكريا،يحيى بن شرف(م:676ھ)شرح النووي على صحيح مسلم،كتاب اللباس و الزينة،باب تحريم تصوير صورة الحيوان،199/2، كتب خانه خورشيديه،لاهور،ط۔ن1376ھ]

[36] طبرانی، سلیمان بن احمد بن أیوب، ابو القاسم(م:360ھ) المعجم الكبير،باب الواو،78/22،حدیث[193]،تحقیق:حمدی بن عبد المجید سلفی،مکتبة ابن تیمیة،قاہرہ،طبع اول،1415ھ، 1994ء

[37] رد المحتار على الدر المختار،كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ،فَصْلٌ فِي اللُّبْسِ،360/6

علامہ کاسانیؒ بدائع الصنائع میں رقمطراز ہیں:

"الْوَسِيلَةُ إِلَى الْحَرَامِ حَرَامٌ[38]"

"حرام کا ذریعہ بھی حرام ہے۔"

2.3 فضول استعمال سے اجتناب:

جائز مقاصد کے لئے فیس بک استعمال کر سکتے ہیں، مگر بقدرِ ضرورت اور بوقتِ ضرورت استعمال کرنا ہو گا، بلاضرورت یا قدرِ ضرورت سے زیادہ استعمال درست نہیں۔ چنانچہ مشہور فقہی قاعدہ ہے:

"الضَّرُورَاتُ تُبِيحُ الْمَحْظُورَاتِ[39]"

"ضرورت کی وجہ سے بعض ممنوع چیزیں مباح ہو جاتی ہیں۔"

اس کے ساتھ یہ بھی فقہ کا عام اصول ہے:

"مَا أُبِيحَ لِلضَّرُورَةِ يُقَدَّرُ بِقَدْرِهَا[40]"

"جو چیز ضرورت کی بنا پر مباح ہو جائے تو وہ بقدر ضرورت مباح ہوتی ہے۔"

لہٰذا فیس بک کو مثبت مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے، فضول اور لایعنی استعمال سے گریز کیا جائے۔

2.4 میوزک سے اجتناب:

فیس بک پر موسیقی، ناچ گانوں اور گانے بجانے کے آلات سے اور ان کی آوازوں کو سننے سنانے سے پرہیز کیا جائے۔ اس سے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

" الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ، كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ[41]"

---

[38] كاسانی،علاء الدين، أبو بكر بن مسعود بن أحمد حنفی(م:587ھ)،بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع،كتاب الاستحسان،120/5،دار الكتب العلمية،بيروت،طبع دوم، 1406ھ،1986ء

[39] ابن نجيم مصری ، زين الدين بن إبراهيم بن محمد(م:970ھ)، الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ ، ص :73، تخريج:شيخ زكريا عميرات، دار الكتب العلمية، بيروت ، طبع أول، 1419ھ،1999ء

[40] نفس مصدر سابق

[41] بيهقی ،أبو بكر أحمد بن الحسين بن علی بن موسی خراسانی(م:458ھ)،شعب الإيمان،فَصْلٌ وَمَا يَنْبَغِي لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ أَنْ يَحْفَظَ لِسَانَه، 108/7، حديث [4746]

"گانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔"

2.5 کسی کی تضحیک اور مذاق اڑانے سے اجتناب:

فیس بک پر مسلمانوں کی تضحیک اور ان کا مذاق اڑانے، الزامات لگانے، برے القاب اور اسماء سے بچنا لازم ہے، کیونکہ اس سے امت مسلمہ کی وحدت متاثر ہوتی ہے، اور امت میں افتراق و انتشار پھیلتا ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ [42]"

"اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) خود ان سے بہتر ہوں، اور نہ دوسری عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے بہتر ہوں۔ اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں تو وہ ظالم لوگ ہیں۔"

2.6 فحاشی اور بے حیائی سے اجتناب:

فحش ویب سائٹس اور بے حیائی پھیلانے والے صفحات (Pages) کا ممبر بننے یا ان کو دیکھنے اور شیئر کرنے سے کنارہ کشی اختیار کی جائے، اس لئے کہ اس سے مومنوں میں بے حیائی کا چرچا ہوتا ہے جو دردناک عذاب کا موجب ہے، ارشادِ ربانی ہے:

"إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ [43]"

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مومنوں میں فحاشی پھیلے ان کے لئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

---

[42] قرآن کریم، سورۃ الحجرات 49/11

[43] قرآن کریم، سورۃ النور 24/19

بے حیائی میں جتنی بھی چیزیں آتی ہیں ان کا لکھنا، پڑھنا، دیکھنا اور دکھانا سب ناجائز ہے، اس لئے ان سے اجتناب لازم ہے، مومن کی صفت یہ ہے کہ وہ بے حیا نہیں ہوتا، ارشادِ نبوی ہے:

"لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ[44] "

"مومن عیب جو، لعن گو، بدکار اور بدزبان نہیں ہوتا۔"

2.7 بغیر تحقیق دینی یا دنیوی پوسٹ، میسج وغیرہ لائک، کمنٹس یا شیئر نہ کرنا:

تحقیق کے بغیر کوئی بات آگے پھیلانا، لائک کرنا، یا حوصلہ افزائی کا کمنٹ لکھنا درست نہیں، اس سے بسا اوقات پشیمانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لئے ارشاد الٰہی ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا [45]"

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔"

اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ[46]"

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔"

ناجائز اور غیر شرعی پوسٹ کو لائک نہ کریں۔ اس پر ماشاء اللہ، بہت خوب وغیرہ تحسین کا کمنٹ نہ لکھیں۔ اور اس کو شیئر کرنے سے اجتناب کریں۔ اس لئے کہ یہ تعاون علی الاثم کے زمرے میں آتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ[47]"

"اور نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو۔"

---

[44] أبو نعيم اصبهانی، أحمد بن عبد الله بن أحمد ، (م:430ھ)،حلية الأولياء وطبقات الأصفياء،58/5،السعادة بجوار محافظة مصر، 1394ھ،1974ء

[45] قرآن کریم، سورۃ الحجرات 49/6

[46] مصنف ابن ابی شیبة، باب مَنْ كَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ ، 237/5 ، حديث [25617]

[47] قرآن کریم، سورۃ المائدۃ 5/2

2.8 اہم کاموں سے غفلت نہ برتنا:

فیس بک کے استعمال میں اتنا انہماک بھی درست نہیں جس سے دیگر دینی یا دنیوی امور تعطل کا شکار ہو جائیں۔ دفاتر اور دیگر کام کی جگہوں میں تو اس کا استعمال بالکل نہ کرنا چاہئے یہ خیانت تصور ہو گی۔ بلکہ دینی اور دنیوی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے ضرورت کے وقت بقدرِ ضرورت استعمال کیا جائے۔ ارشاد نبوی ہے:

"مِنْ حُسْنِ إِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ[48]"

"آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔"

2.9 ضیاعِ وقت سے اجتناب:

جائز مقاصد کے لئے فیس بک کا استعمال جائز ہے، مگر صرف وقت گزاری کے لئے جائز نہیں، کیونکہ اس سے وقت اور عمر ضائع ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"لاَ تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلاَهُ، وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ[49]"

"ابن آدم کا قدم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس سے اس وقت تک ہل نہ سکے گا جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے: عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اس کو ختم کیا، اور جوانی کے بارے میں کہ کس چیز میں اس کو بوسیدہ کیا، اور مال کے بارے میں کہ کہاں سے حاصل کیا اور کس چیز میں خرچ کیا، اور اپنے علم پر کیا عمل کیا۔"

اس لئے فیس بک پر اپنی عمر عزیز کو برباد کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

2.10 مرد مردوں سے اور عورت عورتوں سے مخاطب ہو:

غیر محرم سے بلاضرورت شرعی مخاطب ہونا درست نہیں، اس لئے کہ اس سے فتنے میں پڑنے کا قوی احتمال ہے، اور خصوصًا جب آپ اپنے مخاطب سے بات چیت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی ویڈیو بھی دیکھ سکیں تو

---

[48] شرح السنة، كِتَابُ الرِّقَاقِ،بابُ تَرْكِ الإِنْسَانِ مَا لَا يَعْنِيهِ ،321/14، حديث [4133]

[49] سنن الترمذی، أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَابٌ فِي الْقِيَامَةِ[1]، 190/4، حديث [2416]

تنہائی میں کی گئی ایسی گپ شپ اکثر برے نتائج پر ختم ہوتی ہے۔لہذا مرد مردوں سے گفتگو کرے اور عورت عورتوں سے، تاکہ فتنوں سے محفوظ رہیں، ارشاد نبوی ہے:

"لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلاَّ كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ [50]"

"جب کوئی شخص کسی تنہا عورت کے پاس ہو تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔"

2.11 اعتراضات، گستاخیوں کا جواب، اور اشاعت اسلام:

اسی طرح اگر علوم شرعیہ کا حامل شخص فیس بک کے ذریعے مغرب کی طرف سے اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات اور ان کی گستاخیوں کا جواب دینا چاہتا ہو اور مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کرنا چاہتا ہو یا دین اسلام کی صحیح تبلیغ و اشاعت کرنا چاہتا ہو، اور اس میں اس کام کی لیاقت بھی ہو، تو وہ اس کو استعمال کر سکتا ہے، ارشاد نبوی ہے:

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى [51]"

"تمام اعمال کا مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہو گی۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ [52]"

"جو شخص تم میں سے کوئی بات شریعت کے خلاف دیکھے تو وہ ہاتھ سے اس کو بدل دے اگر ایسا ممکن نہ ہو تو زبان سے ایسا کرے اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے ہی اس کو برا جانے مگر یہ ضعیف ترین ایمان کا درجہ ہے۔"

اور فقہی اصول ہے کہ:

"الْأُمُورُ بِمَقَاصِدِهَا [53]"

"تمام امور کا مدار ان کے مقاصد پر ہے۔"

---

[50] سنن الترمذی، ابواب الرضاع، بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُولِ عَلَى الْمُغِيبَاتِ[16]،465/2، حدیث [1171]

[51] صحیح البخاری، باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]، 6/1، حدیث [1]

[52] صحیح مسلم، بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ،69/1، حدیث [78]

[53] الْأَشْبَاهُ وَالنَّظَائِرُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانِ، الْقَاعِدَةُ الثَّانِيَةُ، ص : 23

2.12 دوستی اور دشمنی میں اعتدال:

فیس بک پر دوستی اور دشمنی کی روایت اب عام ہو رہی ہے، کوئی فیس بک کی وجہ سے آپ کا گہرا دوست بنے گا تو کوئی اس کی وجہ سے آپ سے دشمنی کرنے لگے گا۔ لہذا دونوں صورتوں میں اعتدال کی روش اپنانی چاہئے، دوستی میں اتنا آگے بڑھنا نہیں چاہئے کہ بالفرض اگر اس سے دشمنی ہو جائے تو پھر سامنا کرنا مشکل ہو اور نہ دشمنی میں اتنا آگے جائے کہ واپسی کی راہیں بند ہو جائیں، حدیث مبارک ہے:

"أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا، وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا[54]"

"اپنے دوست سے دوستی میں اعتدال رکھو شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن سے دشمنی میں اعتدال رکھو ہو سکتا ہے کہ کبھی وہی تمہارا دوست بن جائے۔"

لہذا جب کسی کو فرینڈ بنانا ہو تو اس کا ٹائم لائن چیک کریں کہ اس سے دوستی کر کے مجھے دینی یا دنیوی اعتبار سے فائدہ ہو گا یا نقصان؟ اگر فائدہ ہو تو فبہا ورنہ اس سے الگ ہی رہے، ارشاد نبوی ہے:

"الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ[55]"

"آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ہے:

"لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ[56]"

"مومن کو ہی دوست بناؤ اور تمہارا کھانا متقی ہی کھائے۔"

2.13 تنہائی میں فیس بک کے استعمال سے اجتناب:

فیس بک استعمال کرنے والے تنہائی پسند ہوتے ہیں اس لئے وہ اس کا استعمال تنہائی میں کرتے ہیں۔ اور تنہائی میں شیطان کو گمراہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے کیونکہ وہ آپ کو غلط اور فحش ویب سائٹس، پیجز اور گروپس پر بڑی آسانی سے لے جا کر گمراہ کر سکتا ہے۔

---

[54] سنن الترمذی، ابواب البر و الصلة، بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاقْتِصَادِ فِي الحُبِّ وَالبُغْضِ[60]، 428/3، حدیث[1997]

[55] سنن أبی داود، كِتَاب الْأَدَبِ، باب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ، 259/4، حدیث[4833]

[56] نفس مصدر سابق، حدیث[4832]

لہذا اگر کسی ضرورت سے فیس بک استعمال کرنا ہو تو خلوت میں نہیں بلکہ جلوت میں کریں تا کہ گمراہی سے حفاظت ہو۔ ارشاد نبوی ہے:

"عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ قَالَ: "لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيضًا، فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا" قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ. قَالَ: "أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُونَ مِنْ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ، وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا[57]"

"حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اڑتے ہوئے غبار کی طرح کر دے گا۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمایئے تا کہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری جلد (جنس) میں سے ہیں اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن ان کا معاملہ یہ ہو گا کہ جب وہ لوگ اللہ تعالی کے حرام کردہ کاموں کو تنہائی میں پائیں گے تو ان کا ارتکاب کریں گے۔"

2.14 مذہبی اختلاف کی بحث سے اجتناب:

عام مسلمان جو قرآن و حدیث میں مہارت نہیں رکھتا اسے فیس بک پر مذہبی اختلافات کی بحث میں شامل نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے فتنہ و فساد میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ باطل پرست لوگ اسے کمزور پا کر اس کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ وہ باقاعدہ اس کے لئے کام کر رہے ہیں۔

2.15 حفظ مراتب اور دوسروں کی رائے کا احترام:

فرینڈز لسٹ میں مختلف عمر کے افراد ہو سکتے ہیں کچھ آپ سے بڑے، کچھ ہم عمر اور کچھ کم عمر۔ اس لئے ان سب کے مقام و مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے پوسٹ شیئر کریں، تا کہ کسی کی بے ادبی نہ ہو بد تمیزی نہ ہو۔ اختلاف کے وقت دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔ اور دلیل، حکمت و بصیرت سے شائستہ انداز میں اختلاف کریں۔ ارشاد ربانی ہے:

"وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ[58]"

---

[57] سنن ابن ماجة ،ابواب الزهد،باب ذكر الذنوب[29]، 317/5،حديث[4245]

[58] قرآن کریم، سورۃ النحل 16 / 125

" اور ان سے ایسے طریقے پر بحث کیجیے جو اچھا طریقہ ہو۔"

اگر کوئی بدزبانی پر اتر آئے تو تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کر کے اس کی بدزبانی کا خوش کلامی سے جواب دیں۔

خلاصہ بحث:

فیس بک بذات خود کوئی بری چیز نہیں بلکہ غلط استعمال سے نقصان دہ بن جاتا ہے۔لہذا جو شخص فیس بک یا دیگر ویب سائٹس پر ناجائز امور میں ملوث ہونے سے خود کو بچا نہیں سکتا اسے ان سائٹس کا ممبر بننا نہیں چاہئے۔ بلکہ یہ جواز صرف اس شخص کے لئے ہے جو شرعی ہدایات کے مطابق ان کو استعمال کر سکتا ہے اور اپنے نفس وخواہشات کو قابو میں رکھ سکتا ہے اور افادہ واستفادہ کر سکتا ہے۔

نتائج:

اس تحقیقی مضمون کا مقصد اصلی فیس بک کے شرعی قبائح کو سامنے لانا ہے اور اس کے استعمال کے لئے شرعًا جو آداب ہوسکتے ہیں انھیں متعین کرنا ہے۔ یہ دونوں باتیں مدلل بیان کی گئی ہیں۔ جن کی تلخیص یہ ہے کہ فیس بک میں قبائح، نقائص اور مفاسد بھی ہیں اور فوائد بھی۔ مگر اس کے مفاسد اس کے فوائد پر غالب ہیں۔ اور جس چیز کے مفاسد اس کے فوائد پر غالب ہوں تو عقل سلیم سمجھتی ہے کہ اسے چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ بایں ہمہ شرعی راہنمائی میں اس کے قبائح سے اجتناب کرتے ہوئے اس کے فوائد کا حصول درست ہے۔ اس کے علاوہ درج ذیل امور اس سے اخذ کئے گئے:

- ✓ فیس بک وحی ایجادی میں داخل ہے۔
- ✓ فیس بک کو انٹرنیٹ کی سپر مارکیٹ کہا جاتا ہے۔
- ✓ چین، شمالی کوریا، ایران وغیرہ میں فیس بک کے استعمال پر پابندی ہے۔
- ✓ فیس بک بھوکا شیر ہے جس کی غذا وقت ہے۔
- ✓ فیس بک ایک خیالی اور مجازی دنیا ہے۔
- ✓ فیس بک کے ذریعے لڑکوں اور لڑکیوں میں تعلقات بن کر عصمت فروشی ترقی کر رہی ہے۔
- ✓ جرائم کے لئے آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ عصمت فروشی ہے۔
- ✓ فیس بک کے زیادہ استعمال سے انسانی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

- ✓ فیس بک نے طلبہ وطالبات کے ہاتھ سے کتاب چھین لی ہے۔
- ✓ فیس بک کا بے تحاشا استعمال امتحانات میں نقل کے رجحانات میں اضافے کا ایک سبب ہے۔
- ✓ خاندانوں کے درمیان اختلافات کی خلیج بڑھانے میں فیس بک کا نمایاں کردار ہے۔
- ✓ غیر شرعی پوسٹ اور بغیر تحقیق کوئی بات شیئر کرنا، لائک کرنا، یا حوصلہ افزائی کا کمنٹ لکھنا درست نہیں۔
- ✓ فیس بک کے استعمال کا جواز صرف اسی شخص کے لیے مخصوص ہے جو شرعی رہنمائی کے مطابق اسے استعمال کرے۔